لعنت بر پدرِ فرنگ

ایمل کانسی کی گرفتاری پر ہمارے بہت باغیرت پاکستانیوں کو پاکستانیت کا مروڑ اٹھا خصوصاً اپوزیشن سیاست دانوں کو (حتیٰ کہ نواب زادہ نصراللہ خان کو بھی) بہت بے پناہ سیاسی ہارٹ پلپٹیشن ہوئی۔ قلبی آہٹوں میں بھونچال آگیا۔ دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔ کلیجہ منہ کو آگیا۔ بے چارے غم کے مارے "سکرانے" لگے۔ ہانپتے کانپتے ہوئے حکومت کی نامقبولیت کا راگ گانے لگے اور پاکستان بھر کے نامقبولوں بلکہ نامعقولوں اور ہم نواؤں کیساتھ بے نظیر دربار میں درباری کے بول اٹھانے لگے اور سروں میں تانیں ملانے لگے۔ دل ملے نہ ملے، زبانیں ملانے لگے اور "مولانا بالفضلِ اولانا" کو بلانے لگے...... آجاوے تینوں بی بی وی اڈیک دی...... تینوں اکھیاں لڈیک دیاں...... نالے سوہناں وی اڈیک دیاں!

پاکستانیت کے غم میں ہلکان ہونے والے مچھندر صرف اور صرف اقتدار کی تبدیلی بلکہ مسلسل تبدیلی کیلئے ٹراتے رہتے ہیں اور سارے کے سارے کساں مارے ایک ہی "وائٹ ہول" سے گزرنے والے "بلیک ہارس" ہیں۔ ایک ہی "وائٹ ہاؤس" کے دریوزہ گر ہیں اور وفاداری بہ شرطِ استواری کے اجیر! قارئین کرام اب آج سے پینتیس سال پہلے کے دور میں جھانکیے تو آپ کو جناب جنرل محمد ایوب خان صاحب مرحوم اسی بساطِ اقتدار پر برا جمان نظر آئیں گے...... بہ ہر پہلو جلوہ گر، بہ ہر سو جلوہ ساماں، بلکہ فتنہ ساماں! مگر ان کے عہد آسائش میں سیاست بازوں کی وہ درگت بنی کہ چوکڑی بھول گئے۔ کہتے ہیں امریکہ نے ایوب کو زوال آشنا کیا۔ ایک چینی کے ایشو پر "ایوب کتا ہائے ہائے" ہو گئی۔ یحییٰ خان قزلباش آیا تو حیوانی لذتوں، عیش کوشیوں اور حرص و آز نے اپنے مہیب جبڑے کھول دیئے۔ بیوٹی کے رنگ بدل گئے۔ گجرات سے نیو یارک تک کی رذالتوں کے ڈانڈے مل گئے۔ مشرقی پاکستان دو قومی نظریئے سمیت برہم پتر میں غرق ہوا۔ اسکے جاندار لاشے پر ذوالفقار علی بھٹو ناچتے اچھلتے کودتے تشریف لائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی پاکستان امریکہ نے ڈبویا۔ یحییٰ کو امریکہ کا پسندیدہ آدمی کہا گیا۔ لوگ کہتے ہیں بھٹو کو بھی امریکہ نے ایوبی کوکھ سے بڑے دکھوں سے نکالا۔ بھٹو ایوب کو ڈیڈی کہا کرتے تھے۔ بھٹو نے فوج کو زیر کرنے، اسکے اکڑے ہوئے کالر کو مروڑنے کیلئے بہت سے سیاسی سودے کیے۔ اسلامی سوشلزم کا پرچار کر کے اصل سوشلزم کو ٹھکانے لگانے کا ذریعہ لوا کیا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں یحییٰ تو صرف مہرہ تھا، اصل جناب بھٹو تھے۔ کہ ادھر مجیب قتل ہوا ادھر بھٹو پھانسی کے تختے پر جھول گیا اور "مدا" غائب ہو گیا۔ جناب ضیاء الحق آئے تو آ گئے دن بہار کے۔ مولویوں پیروں فقیروں کی بن آئی۔ ایوب کا سبق، ضیاء الحق نے آموختے کی صورت میں سنایا۔ مولویوں، پیروں، فقیروں کو آسائشیں، راحتیں اور قربتیں عطا ہوئیں۔ گیارہ سال میں اسلام نہ آیا، مولوی آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولوی اور اسلام لازم و ملزوم نہیں پھر خصوصاً پاکستانی مولوی......ع

ان سے تو ہو گی رونق ہر گز نہ گلستاں کو

لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی امریکی بہار تھی کہ 1988ء میں بی بی، بیبے سمیت نازل ہوئی۔ نواز شریف ابھرے، پھر

ڈوبے، بے نظیر ابھری، اڑی، اڑن طشتری بن گئی۔ لوگ کہتے ہیں پاکستان میں "اہل ایمان" یونہی ڈوبتے، نکلتے، ابھرتے اور غروب ہوتے ہیں۔ یہ سب امریکی کھیل ہے۔ اسی کھیل میں یوسف رمزی کو امریکہ کے سپرد کیا گیا۔ اعظم طارق کو امریکہ نے مانگ لیا۔ سب کچھ پاکستان سے مانگ لیا مجھکو مانگ کر! اور بھی پانچ آدمی امریکہ کو پسند تھے اور وہ بھی مانگے تھے مگر معلوم نہیں وہ کیوں نہ دیئے۔ نواز شریف نے گلگت میں دینی علوم حاصل کرنے والے 30 طلباء کو چین کے حوالے کیا، اس نے تیس کے تیس گولیوں سے بھون ڈالے۔ نواز شریف چین کی بالسری بجاتے رہے۔ "گجی گجی لومڑی تے..... داسواد"۔ چین نے اور بھی مطالبہ کر دیا۔

لوگ اب کچھ نہیں کہتے۔ گونگے، بہرے، لنجے، لنڈے، ٹنڈے نظر آتے ہیں۔ بے نظیر و بے ضمیر یا حقیر و نجیر اب کچھ نہیں کہتے۔ تف ہے تمہاری پاکستانیت پر! حیف ہے تمہاری رولڈ گولڈ روحانیت پر! لعنت بر پدر فرنگ۔

سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی (قیمت -/200 روپے)

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

فون: 511961

رجسٹرڈ 615 | اصلی ہڈی جوڑ گولی | عطیہ خواجہ غریب شاہ

انسان کی ہڈی ٹوٹ جائے تو گولی کے تین حصے کر کے روزانہ نہار منہ مکھن کے ساتھ کھائیں اور پانچ دن تک نمک سے پرہیز کریں۔ اور اگر کسی جانور کی ہڈی ٹوٹ جائے تو یہی گولی مکمل جوار، مکئی یا جو کے آٹے میں کھلائیں نمک، گندم اور چنے کے آٹے سے پرہیز کرائیں۔ نیز ہمارے ہاں بواسیر اور ہمہ قسم کے درد کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ نوٹ: مدرسہ کے لئے تعاون کی اپیل جاتی ہے۔

پتہ: صاحبزادہ قاری محمد طیب میانہ (اولاد سلطان عبدالحکیم)

مسجد حاجی بشیر احمد محلہ سلطانیہ عبدالحکیم، تحصیل کبیروالا ضلع خانیوال